دی سٹی اسکول

نارتھ ناظم آباد بوائز کیمپس

اردو ورک شیٹ (اعادہ)

معلّمہ: حمیرا کامران | جماعت ہشتم | تاریخ: ۲۲ نومبر ۲۰۱۶

ادبیات

سوال نمبر ۱: دیئے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

۱۔ بیلوں کے مالک کا نام تحریر کریں :۔

۲۔ دونوں بیل بار بار بھاگ کر اپنے مالک کے پاس کیوں آجاتے تھے :۔

۳۔ ہیرا اور موتی میں کیا قدر مشترک تھی:۔

۴۔ اِجرامِ فلک کسے کہتے ہیں؟

۵۔ حمد میں کن مادی اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے اور کیوں؟

۶۔ فطرت میں ہمیں کس طرح ہدایتِ الٰہی کی مثالیں ملتی ہیں؟

۷۔نظم حمد کا مرکزی خیال تحریر کریں؟

۸۔شاعر نے برسات کا منظر کن الفاظ میں بیان کیا ہے؟

۱۰۔نظم برسات کی بہاریں کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں؟

سوال نمبر۲۔دیئے گئے اشعار کی تشریح مع حوالہ تحریر کریں۔

آفاق در آفاق ہیں انوار اُسی کے
امکان در امکان نشاناتِ الٰہی

حوالہ؛

تشریح،

اجرامِ فلک ہوں کے نباتات و جمادات
ہر چیز سمجھتی ہے اشاراتِ الٰہی

حوالہ؛

سوال نمبر۲۔دیئے گئے بند کی تشریح تحریر کریں۔

ہیں اس ہوا میں کیا کیا، برسات کی بہاریں

سبزوں کی لہلہاہٹ، باگات کی بہاریں

بوندوں کی جھجھماہٹ، قطرات کی بہاریں

ہر بات کے تماشے، ہر گھات کی بہاریں

کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

حوالہ؛

تشریح،

قواعد

سوال نمبرا: خط کشیدہ جمع اسم کو واحد اور واحد اسم کو جمع میں تبدیل کر کے ہر جملے کو ضروری تبدیلیوں کے بعد دوبارہ تحریر کریں۔

(i) میں نے قرآن پاک کی آیت کی تفسیر پڑھی۔

(ii) بڑوں کی نصیحت ہمارے لیے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

(iii) وزراء نے بادشاہ کے خلاف جا کر حق کے لیے آواز اُٹھائیں۔

سوال نمبر۲۔ خالی جگہ میں مذکر اور مونث کا استعمال کر کے جملے مکمل کریں۔

ا۔شیخ نے اپنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو تحفے میں قیمتی ہار دیا۔

۲۔اس گاؤں کا۔۔۔۔۔۔۔تو بہت ظالم ہے۔لیکن اس کی زمیندارنی بہت رحمدل ہے۔

۳بادشاہ کے انتقال کے بعد سلطنت کی ذمے داری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے سنبھالی۔۔۔

سوال نمبر ۳: درج ذیل محاورات کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ معنی واضح ہو جائیں۔

ٹکا سا جواب دینا ---

داغ بیل ڈالنا ---

خیالی پلاؤ پکانا ---

زخموں پر نمک چھڑکنا ---

---بل

بول بالا ہونا ---

انشا پردازی

مضمون نویسی کے موضوعات

۱۔ والدین کا احترام

۲۔ ایک واقعہ جس نے میری زندگی بدل دی

۳۔ ہمارا تعلیمی نظام

۴۔ آلودگی

۵ مطالعہ کتب

۶۔ اگر مجھے چاند پر جانے کا موقع ملے

۷۔ اپنی مدد آپ

۸۔ مشاغل کی اہمیت

۹۔ نظم وضبط کی اہمیت

۱۰۔ امتحان کی تیاری کا بہترین طریقہ

مکالمے کے موضوعات

۱۔دو دوستوں کے درمیان امتحان کی تیاری کے سلسلے میں کی جانے والی گفتگو تحریر کریں۔

۲۔دو دوستوں کے درمیان ہمارے بزرگوں کی زندگیاں ہم سے بہتر تھیں کے موضوع پر مکالمہ تحریر کریں۔

۳۔دو سہلیوں کے درمیان فیشن کے موضوع پر مکالمہ تحریر کریں۔

۴۔دادا جان اور پوتے کے درمیان نمازِ فجر کی ادائیگی پر مکالمہ تحریر کریں۔

۵۔ٹریفک سارجنٹ اور رکشہ ڈرائیور کے درمیان تیز رفتاری کے موضوع پر مکالمہ تحریر کریں۔

۶۔ڈاکٹر اور مریض کے درمیان گفتگو

۷۔دو دوستوں کے درمیان مہنگائی کے موضوع پر مکالمہ

رپورٹ کے موضوعات

۱۔اپنے اسکول میں منعقد کیے گئے کھیلوں کے مقابلے کا آنکھوں دیکھا حال رپورٹ کی شکل میں پیش کریں۔

۲۔سرکاری ہسپتالوں میں عام آدمی کے لیے علاج کی سہولتوں پر رپورٹ لکھیں۔

خط کے موضوعات

۱۔ایک ملازم کا افسر کے نام خط جس میں اُنہیں دورانِ ملازمت پیش آنے والی مشکلات سے آگاہ کریں۔

۲۔اپنے دوست کو خط تحریر کریں جس میں اپنے کسی استاد کی شخصیت کا ذکر کریں جن سے آپ بے حد متاثر ہوں۔

۳۔دو دوستوں کے درمیان ہمارے بزرگوں کی زندگیاں ہم سے بہتر تھیں کے موضوع پر مکالمہ تحریر کریں۔

۴۔بیرون ملک مقیم دوست کو خط تحریر کریں جسمیں اسے عیدالاضحیٰ پر پاکستان آنے کی دعوت دیں۔

۵۔والد کے نام خط لکھ کر انھیں اپنے امتحانات کی تیاری اور نظامِ الاوقات (time table) کے بارے میں بتائیے۔

۶۔دوست کو اپنے شہر کی اہمیت کے حوالے سے خط تحریر کریں۔

۷۔حادثے میں زخمی ہونے والے دوست کا خط کے ذریعے حال پوچھیں۔

۸۔اخبار کے مدیر کے نام خط میں چوری کی بڑھتی ہوئی وارداتوں پر تشویش کا اظہار کریں۔

۹۔دوست کے نام اس کی والدہ کی وفات پر تعزیتی خط تحریر کریں۔

۱۰۔چیرمین واپڈا کے نام خط تحریر کریں لوڈ شیڈنگ کم کرنے کی تجویز دیں۔

تفہیم

علم کے معنی جاننا کے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں علم سے مراد یہ ہے کہ کسی نئی چیز کو جاننے، سمجھنے، کسی فن کو سیکھنے یا کوئی ہنر

حاصل کرنا ہے۔علم ایک ایسی دولت ہے جسے کوئی چرا نہیں سکتا دنیا کی ہر چیز کو زوال ہے لیکن علم کی دولت کو زوال نہیں۔علم ہی کی وجہ سے انسان کو اشرف المخلوقات سمجھا جاتا ہے۔علم ہی ہمیں اچھائی اور برائی میں تمیز کرنا سکھاتا ہے۔ دولت ایک ڈھلتی چھاؤں ہے۔آج ایک شخص کے پاس ہے تو کل دوسرے کے پاس لیکن علم ایک ایسی دولت ہے کہ جس شخص کو مل جاتی ہے ہمیشہ اسی کے پاس رہتی ہے اور جوں جوں اسے خرچ کیا جائے کم ہونے کے بجائے یہ بڑھتی جاتی ہے۔عالم دولت سے بے نیاز ہوتا ہے۔اگر کبھی انسان مشکلات میں گِھر جائے تو علم ایک وفادار دوست کی طرح اس کا ساتھ دیتا ہے اور اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔پتھر کے زمانے سے لے کر موجودہ زمانے تک انسان نے جو ترقی کی ہے وہ صرف علم کی ہی بدولت ہے۔علم کی بدولت ہی ہر روز نت نئی ایجادات ہو رہی ہیں آئی فون، کمپیوٹر، آئی پیڈ، موبائل اور دیگر ایجادات علم ہی کا کرشمہ ہیں۔آج کے دور میں وہی قوم ترقی کر سکتی ہے جس کے تمام افراد تعلیم یافتہ ہوں ہمارا ملک ابھی تعلیمی میدان میں ترقی کے مراحل سے گزر رہا ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ خود بھی علم حاصل کریں اور اَن پڑھ لوگوں کو زیورِ علم سے آراستہ کریں تاکہ ہمارا ملک ترقی کرے۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

۱۔ علم سے کیا مراد ہے؟

___

۲۔ انسان کو اشرف المخلوقات کیوں کہا جاتا ہے؟

___

۳۔ علم کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

___

۴۔ علم کو وفادار دوست کیوں کہا گیا ہے؟

___

۵۔ علم کی بدولت انسان نے کون کون سی ایجادات کی ہیں؟

___

___

۶۔ ہم اپنے ملک کی ترقی میں کس طرح حصہ لے سکتے ہیں؟

۷۔ عبارت کا خلاصہ تحریر کریں۔

درج بالا عبارت میں سے دو (۲) حروف تلاش کر کے تحریر کریں۔

ا۔ ______ ۲۔ ______

۸۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
علم	
دولت	
ترقی	
ایجاد	

تفہیم نمبر ۲

لکھنؤ میں بالائی کی تیاری پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ انگریزی میں اس کو ’کریم‘ کہتے ہیں۔ بالائی کو پرانی زبان میں ملائی کہتے ہیں۔ آصف الدولہ بہادر نواب اودھ نے اس کا نام ملائی کے عوض بالا رکھ دیا۔ اس لیے کہ یہ دودھ کے اوپر کی چیز ہے۔ اوپر کو فارسی میں ’بالا‘ کہتے ہیں۔ اہل لکھنؤ کو اپنے فرماں روا کا یہ تصرف بہت پسند آیا اور بالائی کا لفظ زبانوں پر اس قدر چڑھ گیا کہ اب لکھنؤ میں سوائے دیہاتیوں یا جاہلوں کے سب اسے بالائی ہی کہتے ہیں اور ملائی کا لفظ کسی مہذب شخص کی زبان پر باقی نہیں رہا۔

اس پر مولوی محمد حسین آزاد نے آبِ حیات میں اعتراض کر دیا۔ان کی رائے میں 'ملائی' کا لفظ بالائی سے زیادہ لطیف و فصیح ہے۔کسی لفظ کو محض اپنے مذاق کے اعتبار سے غیر فصیح کہہ دینا میرے نزدیک ایک بے معنی سی چیز ہے۔اس لیے کہ ہر جماعت کو وہی الفاظ اپنے ذوق میں اچھے لگتے ہیں جو ان لوگوں کی زبان پر چڑھے ہوں اور ان کے لہجے اور محاورے سے مانوس ہو گئے ہوں۔جن شہروں کے لوگ ملائی کہتے ہیں ان کو بے شک بالائی کا لفظ گراں گزرتا ہوگا اور ان کی زبان سے نا آشنا ہوگا مگر جس شہر میں لوگ بالائی کہتے ہیں اور یہی لفظ ان کے محاورے میں شامل ہو گیا ہے ان کو جو فصاحت بالائی میں نظر آتی ہے وہ ملائی میں ممکن نہیں ۔ان کو ملائی جاہلوں کا لفظ معلوم ہوتا ہے۔فصاحت و لطافتِ زبان کا اندازہ کسی خاص ذوق یا کسی خاص منطق سے نہیں ہوتا ہے بلکہ جو لوگ اہلِ زبان مان لیے جاتے ہیں فقط ان کا ذوق اور محاورہ معیار قرار پا جاتا ہے اور سب کو بغیر کسی منطق کے ان کی پیروی کرنا پڑتی ہے لیکن دونوں صحیح ہیں۔ملائی اہلِ دہلی کے نزدیک اور بالائی اہلِ لکھنؤ کے نزدیک۔

سوال نمبر ا: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجئے۔

ا۔آصف الدولہ نے ملائی کو بالائی کیوں کہا؟

۲۔آزاد نے لفظ بالائی پر کیا اعتراض کیا؟

۳۔ملائی اور بلائی میں کون سا لفظ درست ہے؟

۴۔دودھ سے کیا کیا چیزیں تیار کی جا سکتی ہیں؟

۵۔ملائی کے بارے میں مشہور محاورہ تحریر کریں؟

سوال نمبر ۲۔عبارت سے منتخب کیے گئے الفاظ کو معیاری جملوں میں استعمال کریں۔

اعتراض--

اعتبار--

پیروی۔---

سوال نمبر۳۔درج ذیل الفاظ کا انگریزی ترجمہ لکھیں۔

۱۔جاہل--------------		۲۔نزدیک---------------

۳۔مہذب--------------		۴۔محاورہ---------------

۸۔درج ذیل الفاظ کے متضاد عبارت سے تلاش کر کے لکھیں۔

نئی---------- دور------------ موت---------- دھوکا----------